بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختلف ادوار اور
جماعت المسلمین

مؤلف:
محمد اشتیاق
امیر جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مختلف ادوار اور جماعت المسلمین

مکّہ میں تیرا سال گذارنے کے بعد، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحکم الٰہی مدینہ منوّرہ ہجرت کرکے آ گئے اور وہ صحابہ کرام جو مکّہ سے اسلام کے لئے ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ منوّرہ پہنچ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کی بنیاد رکھی اور بحکم الٰہی "جماعت" بنائی۔

"جماعت" بنانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درجِ ذیل احکامات امّت کو دیئے۔

(۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا (آلِ عمران)	اللہ کی رسّی کو جماعت بن کر مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے فرقے نہ بنو۔

② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

علیکم بالجماعة وایّاکم والفرقة فان الشیطان مع الواحد وھومن الاثنین ابعدُ (رواہ الترمذی باب ماجاء فی لزوم الجماعة ۴/۴۰۴ قال ابوعیسٰی ھـذا حدیث حسن صحیح)	تم پر جماعت لازم ہے علیحدگی سے بچنا ضروری ہے کیونکہ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے اور دو سے دور ہو جاتا ہے۔

③ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

من اراد بحبوحة الجنة فیلزم الجماعة (رواہ الترمذی وصححہ)	جو شخص چاہتا ہے کہ وہ جنّت کا وسط پکڑے تو اس کو چاہیئے کہ جماعت کو لازم پکڑے۔

④ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

ید اللہ مع الجماعۃ (رواہ الترمذی والطبرانی فی الکبیر واحمد وغیرہ وسندہ صحیح)	اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہوتا ہے۔

⑤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما جل فارق الجماعۃ (مسند امام احمد ومستدرک حاکم و سندہ صحیح ۱/۱۱۹)	وہ شخص جو جماعت چھوڑ دے۔

⑥ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

من خرج من الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ حتی یراجعہ (رواہ الحاکم فی المستدرکہ ۱/۷۷ وصححہ)	جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی علیحدہ ہوا اس نے اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے اتار پھینکا حتیٰ کہ وہ (جماعت میں) دوبارہ واپس آجائے۔

⑦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

والجماعة رحمة و | جماعت رحمت ہے اور فرقہ
الفرقة عذاب (رواہ احمد | پرستی عذاب ہے۔

صحیح الجامع الصغیر)

⑧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

والمفارق لدينه التارك | اور اپنے دین سے علیحدہ ہو کر
للجماعة (صحیح بخاری) | جماعت کو چھوڑنے والا۔

⑩ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

واما ترك السنة | سنّت کا چھوڑنا جماعت سے
فالخروج من الجماعة | نکل جانا ہے۔

(رواہ احمد وسندہ صحیح ۲/۲۲۹)

جماعت بن کر رہنا ضروری ہے، جماعت لازم ہے، جنّت میں جانے کے لئے جماعت کا پکڑنا لازم ہے، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے، جماعت چھوڑنے والے کا حشر برا ہوگا، جماعت

چھوڑنا اسلام چھوڑنا ہے، جماعت رحمت ہے، جماعت کو چھوڑنے والے کو قتل کر دو اور سنّت چھوڑنے والا بھی جماعت سے نکل جاتا ہے۔

اتنے احکامات "جماعت" کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امّت کو دیئے ہیں۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ جماعت کن لوگوں کی ہوگی، اس جماعت میں شامل ہونے والے کون لوگ ہیں؟ "جماعت" کی اضافت کن لوگوں کی طرف منسوب ہو رہی ہے۔ الحمد للہ یہ اضافت بھی حدیث میں موجود ہے۔ بعد ازاں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

عہدِ رسالت اور جماعت المسلمین

---

(۱) حضرت امّ عطیّہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں :-

امرنا نبیّنا صلی اللہ علیہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

وسلم ان نخرج الحیض	ہمیں حکم دیا کہ ہم عیدین میں
یوم العیدین وذوات	حیض والی خواتین کو اور پردہ
الخدور فیشھدن	نشین لڑکیوں کو نکالیں اور ان
جماعۃ المسلمین	کو چاہیئے کہ **جماعت المسلمین**
ودعوتھم (صحیح بخاری	کے ساتھ اور ان کی دعاؤں میں
کتاب العیدین)	حاضر ہو جائیں۔

صحیح بخاری کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاں کہیں بھی لفظ "جماعت" احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا ہے تو اس کا مضاف الیہ **مسلمین** ہے علاوہ بریں دلیل (٨) کی وضاحت حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے ابن ابی شیبہ میں مل جاتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:-

ما حل دم احد من	اہلِ قبلہ میں سے کسی کا خون کرنا
اھل ھذہ القبلۃ الا	حلال نہیں ہے مگر تین چیزوں

من استحل ثلاثة اشیاء	(خون) کو حلال کردیتی ہیں. جان
قتل النفس بالنفس	کے بدلہ جان، شادی شدہ
والثیب الزانی و	زانی اور جماعت المسلمین
المفارق جماعة المسلمین	کو چھوڑنے والا یا جماعت
او الخارج من جماعة	المسلمین سے نکلنے والے
المسلمین (رواہ ابن	کو قتل کردینا۔
ابی شیبۃ ۶/۴۲۸ وسندہ صحیح)	

لہٰذا معلوم ہوا کہ "الجماعة" سے مراد جماعت المسلمین ہے۔

جماعت المسلمین میں شامل ہونا ضروری ہے

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

نضر اللّٰہ عبداً سمع	اللہ تعالیٰ اس آدمی (کے چہرے)

مقالتي فوعاها ثم
اداها الى من لم يسمعها
فرب حامل فقهٍ لا
فقه له ورب حامل
فقهٍ الى من هو افقه
منه ثلاث لا يغل
عليهنّ قلب مؤمنٍ
اخلاص العمل لله و
الطاعة لذوي الامر
ولزوم **جماعة**
المسلمين فان دعوتهم
تحيط من ورائهم (رواه
الحاكم في مستدركہ ۱/۸۷ و
سندہ صحیح)

کو تر و تازہ رکھے جس نے میری
بات سنی۔ پھر اس کو یاد کیا، پھر
(میری بات کو) اس کو پہنچا دیا
جس نے نہیں سنی۔ کتنے ہی فقہ
کے اٹھانے والے ایسے ہیں جن
کو فقہ نہیں ہوتی اور کتنے ہی
فقہ کے اٹھانے والے ایسے ہیں
جو ان کو پہنچا دیتے ہیں جو اس
کے مقابلہ میں زیادہ فقیہ ہوتے
ہیں۔ تین باتیں ایسی ہیں جن پر
مؤمن کا دل خیانت نہیں کرتا۔
عمل خالص اللہ کے لئے کرنا،
امیر کی اطاعت کرنا اور **جماعت**
المسلمین سے چمٹے رہنا۔

بیشک انکی دعوت تبلیغ ایسا اثر
رکھتی ہے اپنے ماسوا سب پر
حاوی ہوتی ہے۔

(۲) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب فرمایا اور اس میں
آپ نے فرمایا:-

نضر اللہ وجہ امرئٍ	اللہ تعالیٰ اس آدمی کے چہرے
سمع مقالتی فحملها	کو تر و تازہ رکھے۔ جس نے
فرب حامل فقه الی	میری بات سنی۔ پھر اس کو اٹھا
من هو افقه منه،	لیا۔ پھر کتنے ہی فقہ کے اٹھانے
ثلاث لا يغل عليهنّ	والے فقیہ نہیں ہوتے اور
قلب مومن اخلاص	کتنے ہی فقہ کے اٹھانے والے
العمل لله تعالٰى و	ایسے ہوتے ہیں جو اس کو پہنچا
مناصحة ولاة الامر	دیتے ہیں) جو اس کے مقابلہ

ولزوم جماعة المسلمين (رواه الحاكم في مستدركه وصححه هو والذهبي على شرط مسلم ۱/۸۸)

میں زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔ تین باتوں میں مؤمن کا دل خیانت نہیں کرتا عمل خالص اللہ کے لئے کرنا، امیر کی خیر خواہی کرنا اور جماعت المسلمین سے چمٹے رہنا۔

(۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

نضر الله عبدًا سمع كلامي ثم لم يزد فيه فرب حامل فقهٍ الى اوعى منه، ثلاث لا يغلّ عليهنّ قلب مؤمنٍ اخلاص العمل لله و

اللہ تعالیٰ اس آدمی کے چہرے کو تروتازہ رکھے جس نے میرا کلام سنا۔ پھر اس میں کسی قسم کی زیادتی نہیں کی۔ کتنے ہی فقہ کے اٹھانے والے ایسے ہوتے ہیں جو اپنے سے زیادہ

مناصحة اولی الامر	یاد کرنے والے کو پہنچا دیتے
والاعتصام **بجماعة**	ہیں۔ تین باتوں میں مومن کا دل
المسلمین (رواہ الطبرانی	خیانت نہیں کرتا عمل خالص
۸۲/۲ ورواہ ابن عساکر و	اللہ کے لئے کرنا، امیر کی خیر
سندہ صحیح ولہ شواہد) (رواہ	خواہی کرنا اور **جماعت**
الطبرانی فی الاوسط ۴۰/۷)	**المسلمین** کو مضبوطی سے
(رواہ الطبرانی فی الاوسط	پکڑے رہنا۔
۴۵۸/۸)	

اس روایت میں عمرو بن واقد ضعیف ہے۔ لیکن امام حاکم نے حضرت جبیر بن مطعم اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے یہی متن روایت کیا ہے۔ لہٰذا کوئی نقصان نہیں

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

نضر اللہ عبداً اسمع	اللہ تعالیٰ اس آدمی (کے چہرے)

مقالتی فوعاها ثم حفظها فرب حامل فقهٍ غیر فقیهٍ ورب حامل فقهٍ الی من هو افقه منه۔ ثلاث لا یغل علیهنّ قلب مؤمن اخلاص العمل لله و مناصحة لا و الامور والاعتصام **بجماعة المسلمین** (رواه ابن عساکر ورواه الطبرانی فی الاوسط ۱۰/۲۰۲ وسنده صحیح لغیره و له شواهد)

کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات سنی۔ پھر اس کو یاد کیا پھر (مزید) اس کو حفظ کر لیا۔ پھر کتنے ہی فقہ کے اٹھانے والے غیر فقیہ ہوتے ہیں اور کتنے ہی فقہ کے اٹھانے والے ان کو پہنچا دیتے ہیں جو اس کے مقابلہ میں زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں۔ مومن کا دل تین باتوں میں خیانت نہیں کرتا: عمل خالص اللہ کے لئے کرنا، صاحبِ اُمور کی اطاعت کرنا اور **جماعت المسلمین** کو مضبوطی سے پکڑے رہنا۔

اس روایت میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ہے۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں :۔

لیس ھو ممن یحتجّ اھل العلم بحدیثہ لسوء حفظہ (تہذیب) یعنی خراب حافظہ کی وجہ سے اہلِ علم نے اس کی حدیث سے حجّت نہیں لی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں : احادیث حسان (مجمع الزوائد ۱/۱۳۹) یعنی اس راوی کی احادیث حسن ہوتی ہیں۔

⑤ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

نضر اللہ امرأً سمع	اللہ تعالیٰ اس آدمی (کے چہرے
مقالتی ھذہ فبلّغھا	کو تروتازہ رکھے جس نے میری
فرب حامل فقہٍ الی	بات سنی۔ پھر اس کو پہنچا دیا۔
من ھو افقہ منہ ثلاث	کتنے ہی فقہ کے اٹھانے والے
لا یغل علیھنّ قلب مسلم	اس کو پہنچا دیتے ہیں جو اس سے

اخلاص العمل للہ و النصیحۃ کل مسلم ولزوم جماعۃ المسلمین (رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ عبدالرحمٰن بن زبید وثقہ ابن حبان وسندہ حسن ولہ شواہد)

زیادہ فقیہ ہوتے ہیں تین باتوں میں مسلم کا دل خیانت نہیں کرتا۔ عمل خالص اللہ کے لئے کرنا، ہر مسلم کی خیر خواہی کرنا اور جماعت المسلمین سے چمٹے رہنا۔

(۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا :۔

نضّر اللہ امرأً سمع مقالتی فوعاھا فرب حامل فقہٍ لیس بفقیہٍ ثلاث لا یغل علیھن قلب امرئٍ مومن اخلاص العمل

اللہ تعالیٰ اس آدمی (کے چہرے) کو تر و تازہ رکھے جس نے میری بات سنی۔ پھر اس کو یاد کیا۔ کتنے ہی فقہ کے اٹھانے والے فقیہ نہیں ہوتے۔ تین باتیں ایسی ہیں جن پر مؤمن آدمی کا دل

لله والمناصحة لائمة المسلمين ولزوم جماعتهم (رواه البزار ورجاله موثقون)

خیانت نہیں کرتا۔ عمل خالص اللہ کے لئے کرنا، مسلمین کے ائمہ کی خیر خواہی کرنا اور ان کی جماعت سے چمٹے رہنا۔

(۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

نضر الله امرأً سمع مقالتي فحفظها فانه رُبَّ حاملِ فقهٍ غير فقيهٍ ورُبَّ حامِل فقهٍ إلى مَنْ هُوَ افقه منه. ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ

اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تر و تازہ رکھے جس نے میری بات سنی۔ پھر اس کو یاد کیا، کیونکہ کتنے ہی فقہ کے اٹھانے والے غیر فقیہ ہوتے ہیں (اس کو پہنچاتے ہیں) جو اس کے مقابلہ میں زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔ تین باتوں میں مسلم کا دل خیانت نہیں

وَالنَّصِیْحَۃُ لِوُلَاۃِ الْاَمْرِ	کرنا۔ عمل خالص اللہ کے لئے
وَلُزُوْمُ جَمَاعَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ	کرنا صاحب امر کی خیر خواہی
(رواہ الطبرانی فی الاوسط ۸۴/۶	کرنا اور جماعت المسلمین
رجالہ ثقات وسندہ صحیح ولہ شواہد	سے چمٹے رہنا۔
ورواہ حمیدی فی مسندہ ۱/ ۲۹،	
مشکوٰۃ للالبانی ۱/ ۷۸ وسندہ	
صحیح)	

(۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

نضر اللہ امرأً سمع	اللہ تعالیٰ اس آدمی کے چہرے کو تر و
مقالتی فوعاھا ثم بلغھا	تازہ رکھے جس نے میری بات سنی پھر اسکو
فرب مبلغ اوعی من	یاد کیا۔ پھر اسکو پہنچا دیا۔ کتنے ہی
سامع۔ ثلاث لا یغل	لوگ ایسے ہیں جن کو پہنچایا
علیھن قلب امرئ مسلم	جاتا ہے ایسے ہیں جو سننے والے

اخلاص العمل لله و مناصحة ولاة المسلمین ولزوم جماعتهم (رواه الطبرانی فی الاوسط ۱۴۱/۹ وسنده صحیح لغیره)

سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں۔ تین باتیں ایسی ہیں جن پر کسی مسلم آدمی کا دل خیانت نہیں کرتا۔ عمل خالص اللہ کے لئے کرنا، مسلمین کے امیروں کی خیر خواہی کرنا اور ان کی جماعت سے چمٹے رہنا۔

(۹) حضرت زیدؓ بن ثابت سے روایت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

ثلاث لا یغل علیهنّ قلب امرء مسلم اخلاص العمل لله، والنصح لائمة المسلمین واللزوم بجماعتهم (رواه

تین باتیں ایسی ہیں جن پر کسی مسلم آدمی کا دل خیانت نہیں کرتا۔ عمل خالص اللہ کے لئے کرنا، مسلمین کے ائمہ کی خیر خواہی کرنا اور ان کی جماعت سے

الطبرانی فی الاوسط ۱۴۱/۸ و سندہ صحیح وصححہ الحافظ ابن حجر وغیرہ وفیہ زیادۃ مستانی الارشادۃ الیھا فی الحدیث مشکوٰۃ للالبانی ۱/۷۸)

چمٹے رہنا۔

⑩ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

ثلاث لا یغل علیھن قلب مؤمنٍ، اخلاص العمل للہ ومناصحۃ اولی الامر ولزوم **جماعۃ المسلمین** (رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۶/۶۶، ۶۷ اخرجہ ابن ماجہ والدارمی ۱/۷۴، ۷۵ واحمد ۳/۲۲۵ و ۴/۸۰، ۸۲

تین باتوں میں کسی مؤمن کا دل خیانت نہیں کرتا، عمل خالص اللہ کے لئے کرنا، صاحبِ امر کی خیرخواہی کرنا اور **جماعت المسلمین** سے چمٹے رہنا۔

و (۵/۱۸۳) واسنادہ حسن)

امام حاکم کہتے ہیں :-

وفی الباب عن جماعة من الصحابة منهم عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ، معاذ بن جبلؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابو هریرةؓ، انس رضی اللہ عنهم وغیرهم عدّة وحدیث النعمان بن بشیر من شرط الصحیح (رواہ الحاکم ۱/۸۸)

اس باب میں صحابہ کرام کی ایک جماعت نے اس (حدیث کو روایت کیا ہے) ان میں سے حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت انسؓ نے روایت کیا ہے اور حضرت نعمان بن بشیر کی حدیث تو امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

مندرجہ بالا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ حضرت زید بن ثابت، حضرت جبیر بن مطعم، حضرت جابر اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہم سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

عقیدے کی بنیاد رکھنے کے لئے یا عمل کرنے کے لئے ایک ہی حدیث کافی ہوتی ہے۔ ہم نے ان لوگوں کے لئے اتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے "لزوم جماعۃ المسلمین" کے الفاظ پیش کئے ہیں جو کہتے ہیں: "صرف حذیفہ بن یمان رضؓ سے ہی جماعت المسلمین کے الفاظ روایت کئے گئے ہیں؟" یہ کہہ کر لوگ صحیحین کی حدیث کی تضحیک کرتے تھے۔ امید ہے کہ "لزوم جماعۃ المسلمین" کو اتنے صحابہ کرامؓ نے بیان کیا ہے کہ معترضین کی تضحیک و طنز کا قلع قمع کردیگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت المسلمین میں شامل ہونے کو ایمان قرار دیا اور جماعت المسلمین میں شامل نہ ہونے والوں کو وعید سنائی۔

جماعت المسلمین کو چھوڑنا اسلام کو چھوڑنا ہے

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

(11) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

من فارق جماعة المسلمين شبرًا اخرج من عنقه ربقة الاسلام (رواه الطبرانی فی الکبیر ۱۲/۴۴۰ وسنده حسن وله شواهد)

جس نے جماعت المسلمین کو بالشت برابر بھی چھوڑ دیا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار پھینکا۔

اب جب جماعت المسلمین کو چھوڑنا اسلام کو خیرباد کہنا ہے تو کیا کوئی مومن اس بات کی جرأت کرسکتا ہے؟ نہیں کرسکتا۔ لہٰذا جماعت المسلمین میں شمولیت ایمان کا تقاضا ہے۔

جماعت المسلمین کی مخالفت کرنا اسلام کو چھوڑنا ہے

(۱۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

من خالف جماعة المسلمین شبرًا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه (رواہ الحاکم فی مستدرک وسندہ صحیح ۱/۱۱۷)	جس نے جماعت المسلمین کی بالشت برابر بھی مخالفت کی اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار پھینکا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں جماعتِ حقّہ جماعت المسلمین تھی اور آپ جماعت المسلمین کے امام تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرقے ہوں گے اور فرقوں کے زمانے میں بھی جماعتِ حقّہ جماعت المسلمین ہی ہوگی۔ مزید برآں جماعت المسلمین کی مخالفت بھی اسلام سے باہر کردیتی ہے ۔

فرقہ پرستی کے زمانے میں جماعتِ حقّہ

جماعت المسلمین ہی ہوگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: شر کا زمانہ۔ پھر خیر کا زمانہ دخن کے ساتھ پھر شر ہوگا۔ یعنی اللہ کی ہدایت کے علاوہ لوگ ہدایت دے رہے ہوں گے، بعض باتیں تمہیں بری لگیں گی اور بعض اچھی۔ پھر اس ملے جلے خیر کے بعد شر ہوگا لوگ جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہو کر بلا رہے ہوں گے جو اُن کی بات پر لبیک کہے گا وہ اس کو دوزخ میں ڈال دیں گے۔

(۱۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں نے کہا:

فما تأمرنی ان ادرکنی اگر یہ زمانہ میں پاؤں تو آپ مجھے

ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم قلت فان لم تكن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو ان تعض باصل شجرةٍ حتى يدركك الموت وانت علىٰ ذلك (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا: تم جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹ جانا، میں نے کہا: اگر جماعت المسلمین نہ ہو اور نہ ان کا امام ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام فرقوں کو چھوڑ کر الگ ہو جانا اگر تمہیں درخت کی جڑیں چبانی پڑیں تو چبا لینا (مگر کسی فرقے میں شامل نہ ہونا) یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے اور تم اسی حالت میں مرجانا۔

اگر جماعت المسلمین ہے تو جماعتِ حقّہ ہے اور اگر

جماعت المسلمین نہیں ہے تو پھر کوئی جماعت جماعتِ حقّہ نہیں ہوگی۔ وہ سب فرقے ہوں گے اور ان سے اعتزال (علیحدگی) ضروری بلکہ فرض ہوگا۔

ابن ماجہ میں یہ الفاظ روایت کیے گئے ہیں :۔

فالزم جماعۃ المسلمین واماماھم (رواہ ابن ماجہ ۲/۱۳۱۷) تم جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹ جاؤ۔

یعنی ابن ماجہ میں امر کا صیغہ بھی آیا ہے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے معلوم کرنے پر جماعت المسلمین میں شامل ہونے کا حکم دینے کا علم ہوا۔

لیکن حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :

(۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اوصی الخلیفۃ من بعدی بتقوی اللہ و میں اپنے بعد (آنے والے) خلیفہ کو اللہ کے تقوی کی وصیت

اوصیة بجماعة المسلمین ان یعظم کبیرھم ویرحم صغیرھم ویوقر عالم (رواہ البیھقی ٦١/٨ وسندہ حسن، کنز العمال ٦/٤٧)

کرتا ہوں اور جماعت المسلمین کی وصیت بھی کرتا ہوں۔ وہ ان کے بڑے کی عزت کرے اور چھوٹے پر رحم کرے اور ان کے عالم کی بھی عزت کرے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

(١٥) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اشھد اللہ علی الوالی من بعدی امّر علی جماعة المسلمین ورحم صغیرھم واجّل کبیرھم (رواہ البیھقی فی شعب الایمان ٦/ ١٦

میں اپنے بعد والی امر پر اللہ کو گواہ کرتا ہوں۔ وہ جماعت المسلمین پر عفو ودرگذر سے کام لے ان کے چھوٹے پر رحم کرے اور ان کے بڑے کی عزّت کرے۔

وفی اسنادہ رجل لم یسم) (کنز
العمال من طریق یونس بن بکیر
عن ابی معشر عن بعض مشیختهم
۶/۷۸)

ماقبل کی بنیاد پر اس حدیث سے حجت لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لہٰذا پندرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم "جماعت المسلمین" کے الفاظ روایت کر کے یہ بتا رہے ہیں کہ "الجماعۃ" سے مراد "جماعۃ المسلمین" ہے۔ علاوہ ازیں حضرت ابوبکرؓ ہوں یا عمرؓ یا عثمانؓ ہوں یا علیؓ، معاویہؓ ہوں یا حسنؓ، یزیدؒ ہوں یا عبداللہؓ بن زبیر، مروانؒ ہوں یا عبدالملکؒ، ولید ہوں یا عمرؒ بن عبدالعزیز" ان تمام خلفاء کے دور میں صرف مسلمین کا اور جماعت المسلمین کا ہی ثبوت ملتا ہے۔ دلائل ملاحظہ فرمایئے:

دورِ ابوبکر الصدیقؓ اور جماعت المسلمین

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے ایک زمین کے سلسلہ میں کہا:-

فما حملك ان تخص هٰذين بها دون جماعة المسلمين (رواه ابن ابی شیبۃ ورواه البخاری فی التاریخ ویعقوب بن سفیان ورواه ابن عساکر، کنز العمال ۳/۹۱۴، کنز العمال ۱۲/۵۸۳) وسندہٗ لا بأس بہ)

آپ کو اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا کہ آپ جماعت المسلمین کو چھوڑ کر ان دونوں کے لئے اس زمین کو خاص کر دیں؟

اس روایت سے معلوم ہوا کہ ابوبکر الصدیقؓ کے دور میں جو جماعت حقہ تھی وہ "جماعت المسلمین" ہی تھی۔

دورِ عمرؓ بن الخطاب اور جماعت المسلمین

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے نزدیک بھی جماعتِ حقّہ جماعت المسلمین ہی تھی۔

دورِ عثمانؓ بن عفّان اور جماعت المسلمین

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد جماعت المسلمین کے امیر و خلیفہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی بنے۔ اس میں کسی شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں، سب کے ہاں یہ چیز مسلّم ہے۔

حضرت ثمامۃ بن حزن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :-

شھدت الدار حین اشرف علیھم عثمان — جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی شہادت سے

فقال انشدكم بالله
وبالاسلام هل تعلمون
ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قدم المدينة
وليس بها ماء يستعذب
غير بئر رومة فيجعل
فيها دلوه مع دلاء
المسلمين بخير له
منها في الجنة فاشتريتها
من صلب مالي فجعلت
دلوي فيها مع دلاء
المسلمين .... (رواه
النسائي والترمذي وحسنه،
فتح الباري ۵/۲۹)

قبل) لوگوں کے سامنے اوپر آئے
تو میں اس وقت گھر میں موجود
تھا۔ حضرت عثمانؓ نے کہا میں
تمہیں اللہ کی اور اسلام کی قسم
دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو، جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
منوّرہ آئے تو وہاں میٹھا پانی
نہ تھا جو پیا جاتا سوائے رومہ
کے کنویں کے۔ آپ نے فرمایا:
کون ہے جو (رومہ کا کنواں
خریدے) اور جو اپنا ڈول
مسلمین کے ڈولوں کے ساتھ
بنائے تو اس کے لئے جنّت
ہے میں نے اس کو اپنے ذاتی

مال سے خریدا تھا اور میں نے
اس کنویں میں اپنا ڈول تمام
مسلمین کے ڈولوں کے
ساتھ کر دیا تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مزید خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

ما أنا بیھودی وانی	میں یہودی نہیں ہوں میں تو
لاحد المسلمین	مسلمین میں سے ایک (فرد)
رواہ الطبرانی رجالہ ثقات	ہوں۔

(مجمع الزوائد ۹/۹۳)

دورانِ خطاب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مزید کہا:۔

یامعشر المسلمین	اے جماعت المسلمین

رواہ الطبرانی ۱/۸۷ وقال
الہیثمی فی مجمع الزوائد واسنادہ

حسن ۹/۹۴)

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد ایک شخص نے کہا :-

واللہ لئن دفنتموہ مع المسلمین (رواہ الطبرانی ۱/ ۷۹ وقال الہیثمی فی مجمع الزوائد ۹/ ۹۵ رجالہ ثقات)	اللہ کی قسم اگر کسی نے حضرت عثمانؓ کو (عام) مسلمین کے ساتھ دفن کیا۔

حضرت عثمانؓ "مسلمین" میں سے ایک فرد تھے، حضرت عثمانؓ مسلمین کو "جماعت المسلمین" کہہ کر پکارتے ہیں، مسلمین کے لئے کنواں کھدواتے ہیں، مسلمین کے ساتھ اپنا ڈول وقف کر دیتے ہیں، حضرت عثمانؓ کو عام مسلمین کے ساتھ دفن کرنا ایک مخصوص باغ میں دفن نہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ امیر المؤمنین کے زمانے میں مسلمین ہی مسلمین تھے۔ مزید برآں حضرت عثمانؓ سے "جماعت" کا لفظ بھی مروی ہے۔

ثلاث خصالٍ لا یغل علیهن قلب مسلم ، اخلاص العمل لِلّٰه و مناصحة ولاة الامر ولزوم الجماعة

تین خصلتیں ہیں جن پر کسی مسلم کا دل خیانت نہیں کرتا، عمل خالص اللہ کے لئے کرنا، صاحبِ امر کی خیر خواہی کرنا اور جماعت سے چمٹے رہنا۔

(رواہ ابن حبان فی صحیحہ ۱/۲۳۷ واسنادہ صحیح)

دورِ علی رضی اللہ عنہ اور جماعت المسلمین

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

ان الذی اخذ منکم عمر لم یاخذہ لنفسہ انما اخذہ لجماعة المسلمین (رواہ

تم سے جو کچھ عمرؓ نے لیا وہ اپنی ذاتِ خاص کے لئے نہیں لیا تھا، وہ تو صرف جماعت المسلمین کے لئے لیا تھا۔

الدارقطنی، کنزالعمال ۶۰۱/۱۲

وسندہ صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

ما انا الا رجل من المسلمین (صحیح بخاری ۳۲/۸)

میں تو صرف مسلمین میں سے ایک آدمی ہوں۔

دورِ معاویہ رضی اللہ عنہ اور مسلمین

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جانے والا لشکر جس کی قیادت حضرت معاویہؓ کر رہے تھے :-

اول ما رکب المسلمون البحر مع معاویۃ ... (فتح الباری ۱۸/۶)

مسلمین کا سب سے پہلا لشکر جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی سرپرستی میں روانہ ہوا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد "جماعت المسلمین" کی قیادت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملی۔

حضرت ابو الشماخ الازدی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں:۔

انه دخل علی معاویة فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ولّی من المسلمین شیئًا۔ (رواہ ابو یعلی ۱۲/۳۶۸، ۳۶۹ وھذا اسناد صحیح)	وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے۔ پھر انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے جو شخص مسلمین میں سے کسی چیز کا بھی والی، امیر بنایا جائے۔

حضرت معاویہؓ کو بتایا جارہا ہے کہ آپ مسلمین کے والی ہیں، امیر ہیں تو ذرا مسلمین کا خیال رکھیں۔

لما سار الحسن بن علی	فوج لے کر حسنؓ ابن علی رضی

رضی اللہ عنہما الی معاویۃ
بالکتائب قال عمرو بن
العاص لمعاویۃ اری
کتیبۃ لا تولی حتی تدبر
اخراها۔ قال معاویہ
من لذراری المسلمین
فقال انا فقال عبد اللہ
بن عامر وعبد الرحمٰن
بن سمرۃ فلقاہ فنقول
لہ الصلح قال الحسن
ولقد سمعت ابا بکرۃ
قال بینا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یخطب جاء
الحسن فقال النبی صلی

اللہ عنہما حضرت معاویہ رضی
اللہ عنہ کی طرف چلے۔ حضرت
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
نے حضرت معاویہؓ سے کہا:
میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو
پیٹھ نہیں پھیرے گا یہاں تک
کہ اس کے مخالف پیٹھ پھیر
جائیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ
عنہ نے کہا: مسلمین کے بچوں
کے لئے میرا کون ہوگا یعنی میرا
ساتھ دے گا۔ حضرت عمروؓ نے کہا
میں (مگر صلح بہتر ہے) حضرت عبد اللہ
بن عامرؓ اور حضرت عبد الرحمٰن بن
سمرہؓ کہتے ہیں: ہم نے حضرت حسنؓ سے

اللہ علیہ وسلم ابنی هذا سیّد و لعلّ اللہ ان یصلح به بین فئتین من المسلمین۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری ۱۳/ ۶۱)	ملاقات کی۔ ہم نے کہا: صلح کر لیجئے۔ حضرت حسنؓ رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیک ہے اور صلح کر لی۔ امام حسن بصریؒ کہتے ہیں میں نے ابو بکرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے اس حال میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے (آپ نے فرمایا) یہ میرا بیٹا سیّد ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمین کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرا دے۔

حضرت معاویہؓ نے حضرت حسنؓ سے کہا اٹھیے اور لوگوں سے خطاب کیجئے۔ منجملہ اور باتوں کے حضرت حسنؓ نے کہا:۔

او حق لی تـرکـتـه لارادة	اگر امارت کا حق میرے لئے ہے

اصلاح المسلمين — تو میں مسلمین کی اصلاح کے
وحقن دمائهم (فتح — لئے اور مسلمین کے خون خرابہ
الباری ۱۳/ ۶۱) — کے ڈر سے امارت چھوڑتا ہوں۔

جب حضرت حسنؓ نے امارت چھوڑ دی تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا:۔

فجزاك الله عن — مسلمین کی طرف سے اللہ
المسلمين (فتح الباری)۔ — تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے۔
ای فی حقن دعاء — مسلمین میں خون خرابہ کے
المسلمين بالصلح — ڈر سے صلح ہی بہتر ہے۔

(حوالہ مذکور)

الغرض دورِ معاویہؓ ہو یا دورِ حسنؓ، مسلمین ہی تھے کسی فرقے کا وجود نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت جماعت المسلمین تھی تو صحابہ کرامؓ کی جماعت، جماعت المسلمین کے علاوہ کوئی اور ہو ہی نہیں سکتی۔

دورِ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور مسلمین

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

ان ابنی ھذا سیّد و لعلّ اللہ ان یصلح بہ بین فئتین من المسلمین (صحیح بخاری)

میرا یہ بیٹا سیّد ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمین کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرا دے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے دور میں پوری ہو گئی۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ حضرت معاویہؓ اور حضرت حسنؓ کے دور میں بھی مسلمین تھے۔ مسلمین حضرات کی جماعت جماعت المسلمین ہی ہوتی ہے۔

عبیداللہ بن زیاد اور مسلمین

عبیداللہ بن زیاد نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بیماری میں عیادت کی۔ حضرت معقلؓ نے عبیداللہ سے کہا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں، اگر مجھے دنیا سے رخصت ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

مَا مِنْ امیرٍ یَلِیْ امر — کوئی امیر نہیں ہے جو
المسلمین — کے امر کا والی ہوتا ہے
صحیح مسلم

(۳/۱۴۶۰)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبیداللہ جو یزیدؒ ابن ابی معاویہؓ کے دور میں گورنر تھے "مسلمین" کے امر کے امیر تھے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ یزیدؒ ابن ابی معاویہؓ کے دور میں بھی ہی تھے۔ کوئی فرقہ نہیں تھا۔

عبدالملک بن مروان امیرالمؤمنین

جب لوگوں نے عبدالملک بن مروان کی بیعت کرلی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو خط لکھا :-

الی عبد اللہ عبد الملك	عبداللہ، عبدالملک امیر
امیرالمؤمنین انّی اقرّ	المؤمنین ہیں عبداللہ عبدالملک
بالسمع والطاعة لعبداللہ	امیرالمؤمنین کے لئے سننے اور
عبد الملك امیرالمؤمنین	اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں
علی سنّة اللہ وسنّة	اللہ تعالٰے کے طریقہ پر اور اس
رسوله فیما استطعت	کے رسول کے طریقہ پر جہاں تک
(فتح الباری شرح صحیح بخاری	مجھ سے ہوسکے گا۔

۱۹۳/۱۳)

مروانؒ کے بعد کے امیر عبدالملک بنے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عبدالملک بن مروان کی بیعت کرنا،

عبدالملک کو امیر المؤمنین کہنا دلیل کے لئے کافی ہے۔ یہ دورِ حکومت مسلمین ہی کا ہے۔

دورِ عبداللہ بن زبیرؓ اور مسلمین

جب عبید اللہ بن زیاد اور مروان شام آئے

وثب ابن الزبیر بمکۃ	ابن الزبیرؓ نے مکہ پر حکومت
(صحیح بخاری، فتح الباری ۱۳/۶۸)	قائم کرلی۔

ایک اور روایت میں ہے :-

یعنی ابن الزبیر فانّہ	یعنی جب ابن زبیرؓ نے مکہ پر
لمّا وثب بمکۃ بعد	جبرًا حکومت قائم کرلی تو
دخل فیما دخل فیہ	مسلمین داخل ہوگئے جس
المسلمون (واخرجہ الطبرانی وسکت علیہ الحافظ، فتح الباری)	چیز میں داخل ہوگئے۔

ایک اور روایت میں ہے :-

لان ابا برزة کان لا یری قتال المسلمین (فتح الباری)

حضرت ابوبرزہ رضؓ مسلمین میں قتال نہیں چاہتے تھے۔

دورِ عمر بن عبدالعزیزؒ اور مسلمین

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کہتے ہیں :-

یا عجوز لا تغشی المسلمین (کنز العمال ۱۴/۲۵) (رواہ ابن النجار)

اے بڑی بی (دودھ کے سلسلہ میں) مسلمین کو دھوکا نہ دینا۔

ثابت ہوا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور میں بھی مسلمین ہی تھے۔ یہ تو ہوا بارہ ائمہ کا دور اور مسلمین کا وجود۔

مزید دلائل ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت محمد بن مسلمہ اور جماعت المسلمین

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

انی لاعرف رجلا لا	میں اس آدمی کو جانتا ہوں جس
تضرہ الفتنہ محمد	کو فتنہ نقصان نہیں پہنچائے
بن مسلمۃ ۔ فاتینا	گا یعنی محمد بن مسلمہ۔ پھر ہم مدینہ
المدینۃ فاذا فسطاطٌ	آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک
مضروب واذا فیہ	خیمہ نصب ہے اور اس میں
محمد بن مسلمۃ الانصاری	محمد بن مسلمہ انصاری ہیں ہیں
فسألتہ فقال لا استقر	نے ان سے سوال کیا (کہ آپ
بمصر من امصارھم حتی	اس خیمہ میں؟) انہوں نے
تنجلی ھذہ الفتنۃ عن	کہا میں ان کے شہروں میں سے
جماعۃ المسلمین	کسی شہر میں نہیں رہ سکتا
(رواہ الحاکم فی مستدرکہ	یہانتک کہ

۳/۳۴۴ صححہ ھو والذھبی) سے یہ فتنہ ہٹ نہ جائے۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہؓ کے زمانے میں خراب حالات کے سبب حضرت معاویہؓ سے الگ ہو گئے تھے تقریباً اسی زمانے میں شہید کر دئے گئے (تہذیب

حضرت الربیع بن خثیمؒ اور جماعت المسلمین

حضرت الربیع بن خثیمؒ کہتے ہیں :-

وان ینصح لجماعة المسلمین (رواہ البیہقی ۶/۲۸۷ وسندہ صحیح) یہ کہ وہ جماعت المسلمین کی خیر خواہی کرتا ہے۔

حضرت الربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ حضرت یزید بن معاویہؓ کے دور میں فوت ہوئے (تذکرۃ الحفاظ ۱/۵۸)

امام مکحولؒ اور جماعت المسلمین

امام مکحول رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق جماعۃ المسلمین فلا صلوٰۃ لہ حتی یرجع الیھم (سعید بن منصور ۲/۱۹۵ وفیہ کوثر بن حکیم ضعفہ ابن ابی حاتم ووثقہ ابن حبان)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں : جس شخص نے جماعت المسلمین کو چھوڑ دیا اس کی کوئی نماز نہیں یہانتک کہ وہ ان کی طرف لوٹ آئے۔

یہ حدیث مرسل حسن ہے۔

ابو عثمانؒ النہدی اور جماعت المسلمین

امام ابو عثمان النہدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :-

واما نصیحۃ جماعۃ المسلمین (شعب الایمان ۶/۲۶)

اور بات یہ ہے کہ جماعت المسلمین کی خیر خواہی کرنا ہے۔

حضرت ابو عثمان "ولائمۃ المسلمین وعامتھم" کی تشریح میں مندرجہ بالا الفاظ بتا رہے ہیں۔ یہ حدیث صحیح مسلم میں بھی ہے۔

حضرت انسؓ مسلم بنے رہنے کی وصیت کرتے ہیں

حضرت محمد بن سرین رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید میں یعقوب علیہ السلام کی وصیت کو سامنے رکھتے ہوئے مسلم بنے رہنے کی وصیت کرتے ہیں :-

يا بنيّ ان الله اصطفى لكم الدين فلا تموتن الا وانتم مسلمون وزعم انّها كانت اول وصيّة انس بن مالك (رواه ابن ابی شیبة ۱۱/۲۳۲) واخرجه الدارمی ص۴۱۱ من طريق يزيد بن هارون عن ابن عون عن محمد بن سیرین بدون ذكر الاولية)

اے میرے بیٹو اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے دین کو پسند کرلیا ہے۔ بس تمہیں موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ تم مسلم ہو اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ سب سے پہلی وصیّت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہی کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحلّ دم امرئ مسلم يشهد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کسی مسلم کا خون کرنا حلال نہیں جو گواہی دیتا ہے

ان لا الٰہ الاّ اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلاثٍ النفس بالنفس والثیب الزانی و المفارق لدینہ ، التارك للجماعۃ (فتح الباری شرح صحیح بخاری ۱۵/۲۲۱)

کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں مگر ان تین کاموں میں سے کسی ایک کا کرنے والا اس کا قتل کرنا حلال ہو جاتا ہے) نفس کے بدلہ نفس ، شادی شدہ زانی اور دین کو چھوڑنے والا جماعت کو چھوڑنے والا (قتل کر دیا جائے گا) ۔

اس حدیث میں ” جماعۃ “ کا لفظ ہے ۔ کیا اس سے مراد ”جماعۃ المسلمین“ کے علاوہ کوئی اور جماعت ہے ؟

ابنِ حجرؒ کہتے ہیں جماعۃ سے مراد جماعت المسلمین ہے

ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :-

والمراد بالجماعة **جماعة المسلمين**

جماعۃ سے مراد **جماعت المسلمین** ہی ہے۔

(فتح الباری ۱۵/۲۲۱)

امام قرطبیؒ کہتے ہیں جماعۃ سے مراد جماعت المسلمین ہی ہے

امام قرطبی (فی المفہم) میں کہتے ہیں :۔

المفارق للجماعۃ انہ نعت للتارك لدینہ لانہ اذا ارتد فارق **جماعۃ المسلمین** غیر انہ یلتحق بہ کل من خرج عن **جماعۃ المسلمین**

(فتح الباری ۱۵/۲۲۲)

جماعت کو چھوڑنے والے کی تعریف یہ ہے کہ اس نے دین کو چھوڑ دیا کیونکہ جو شخص **جماعت المسلمین** چھوڑ کر مرتد ہو جاتا ہے سوائے اسکے کہ ہر وہ شخص جو **جماعت المسلمین** سے نکل گیا تھا وہ پھر اس میں واپس آجائے (تو وہ مرتد نہ ہوگا)۔

مندرجہ بالا بیان سے معلوم ہوا کہ ائمہ کے نزدیک "جماعۃ" سے مراد "جماعت المسلمین" ہے۔

امام خطابی اور جماعت المسلمین

امام خطابی کہتے ہیں :-

وافضل جماعۃ المسلمین اور جماعت المسلمین ہی سب سے بہتر ہے۔ (رواہ ابویعلیٰ ۴۷۸/۲)

البانی صاحب اور جماعت المسلمین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

وعلیکم بالجماعۃ تم پر جماعت کو پکڑنا لازم ہے۔

(رواہ احمد ۱۸۰/۵)

جناب ناصر الدین البانی صاحب "جماعۃ" کی تشریح

کرتے ہیں :۔

ای عامة جماعة المسلمین (مشکوٰۃ ۱/۶۵)

جماعت المسلمین کے عام حضرات سے بھی جڑے رہو۔

صحابہ کرام رضی اپنے آپ کو مسلم ہی کہتے تھے

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :۔

نحن المسلمون المؤمنون وكذلك ادركنا اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم يقولون (رواه ابن ابی شیبة ۱۱/۳۶ وسنده صحیح)

ہم مسلم، مؤمن ہیں کیونکہ ہم نے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کہتے ہوئے پایا ہے۔

الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعینؒ ہوں یا تبع تابعینؒ، محدثینؒ ہوں یا ائمہؒ سب کے نزدیک جماعت المسلمین ہی جماعتِ حقّہ ہے۔ لہٰذا تمام کلمہ گو حضرات سے گذارش ہے کہ جماعت المسلمین میں شمولیت اختیار کریں اور تمام فرقوں کو چھوڑ کر عنداللہ جنّت کے مستحق بن جائیں۔

جماعت المسلمین کی مخالفت کرنا اسلام کو چھوڑنا ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں :-

ماحل دم احد من	اہلِ قبلہ میں سے کسی کا خون کرنا
اهل هذه القبلة الا	حلال نہیں ہے مگر تین چیزیں
من استحل ثلاثة اشياء	(خون) کو حلال کر دیتی ہیں جان
قتل النفس بالنفس	کے بدلہ جان، شادی شدہ
والثيب الزاني و	زانی اور جماعت المسلمین
المفارق جماعة المسلمين	کو چھوڑنے والا یا جماعت
او الخارج من جماعة	المسلمین سے نکلنے والے
المسلمين (رواه ابن	کو قتل کر دینا۔

ابی شیبۃ ۶/۴۲۸ وسندہ صحیح)

لہٰذا معلوم ہوا کہ "الجماعة" سے مراد جماعت المسلمین ہے۔

فرقہ پرستی کے زمانے میں جماعتِ حقّہ

جماعت المسلمین ہی ہوگی